49610 ـ نفلی شروع رکھا اور پھر کھانے کی دعوت پر کھانا کھا لیا

سوال

اگر کسی شخص نے نفلی روزہ کی نیت کی اور کسی رشتہ دار کی زیارت کے لیے جانے پر اسے کھانے کی دعوت ملی اور اس نے کھانا کھا لیا تو کیا وہ گنہگار ہے یا وہ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھے کیونکہ اس نے روزے کی نیت کر رکھی تھی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مسلمان نے روزے کی نیت کی اور روزہ شروع بھی کر لیا پھر وہ روزہ نہ رکھنا چاہے تو اسے روزہ کھولنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ نفلی روزہ پورا کرنا واجب نہیں، لیکن اگر کوئی عذر پیش نہ آئے تو نفلی روزہ مکمل کرنا مستحب ہے، اور اگر روزہ کھولنے کا کوئی عذر یا اس میں مصلحت ہو تو اس وقت روزہ کھولنے میں کوئی حرج نہیں.

اس کی دلیل میں کئی ایک احادیث وارد ہیں:

1 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" ایک دن میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کہنے لگے: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو ہم نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزے سے ہوں، اور ایک دوسرے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حیسہ تحفہ میں ملا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے مجھے دکھاؤ میں نے تو صبح روزہ رکھا تھا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھا لیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1154).

حیسہ کھانے کی ایک معروف قسم ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں امام شافعی اور ان کے موافقین کے مذہب کی دلیل کی واضح تصریح موجود ہے کہ نفلی روزے کو توڑنا اور دن کےدوران کھانا اور روزہ باطل کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ نفلی روزہ ہے، اور اسے شروع کرنے میں انسان کو اختیار ہے، اور اسی طرح اسے رکھنے میں.

اس کے قائلین میں صحابہ کرام کی ایک جماعت، اور امام احمد اور اسحاق اور دوسرے شامل ہیں، لیکن یہ سب اور ان کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ اس روزے کو پورا کرنے کے استحباب پر متفق ہیں.

اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے لیے روزہ توڑنا جائز نہیں، اور وہ ایسا کرنے سے گنہگار ہو گا حسن بصری اور مکحول اور نخعی رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا ہے، اور انہوں نے بغیر کسی عذر کے نفلی روزہ توڑنے والے پر قضاء واجب کی ہے.

ابن عبد البر کہتے ہیں: ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ عذر کی بنا پر نفلی روزہ کھولنے والے پر قضاء نہیں ہے. واللہ اعلم. اھـ

2 ـ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے ام ھانئ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے ان کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پانی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا پھر وہ انہیں واپس دے دیا تو ام ھانئ نے پی لیا اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو روزے سے تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر ہے، اگر چاہے تو وہ روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو روزہ کھول لے"

مسند احمد حدیث نمبر (26353) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3854) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس حدیث کے بعد تحفۃ الاحوذی میں کہا گیا ہے:

اس باب کی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نفلی روزہ رکھنے والے شخص کے لیے روزہ کھولنا جائز ہے، خاص کر جب وہ کسی مسلمان کی طرف سے کھانے پر مدعو ہو. اھـ

3 ـ امام بیہقی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا جب کھانا لگایا گیا تو ایک شخص کہنے لگا: میں تو روزے سے ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرے بھائی نے تیری دعوت کی اور تیرے لیے تکلف کیا ہے، روزہ کھول لو اور اگر چاہو تو بعد میں اس کی جگہ روزہ رکھ لینا "

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے. اھـ

واللہ اعلم .